165

ہارٹ شورن کا فلسفہ ہمہ از اوست

شفیقہ اختر

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ہارٹ شوان کے نزدیک ایک مطلق ہستی ہے، اور وہ تمام موجودات سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ الہیات کم ای قدر تقاضا ہے۔ مذہب کے نزدیک خدا ایک ایسی ہستی ہے جس کی عبادت کی جانی چاہیے، اس لیے الہیات کو خدا کا ایسا تصور پیش کرنا ہو گا جو ان تمام قدروں کا متحمل ہو جو مذہب نے پیش کیں، اور اخلاقی اور ثقافتی سطح پر بھی اس سے عبادت اور عزت و تکریم کا اظہار ہو سکے۔ ہارٹ شورن کے نزدیک صرف "ہمہ از اوست" ہی ایسا تصور خدا پیش کر سکتا ہے۔ ہارٹ شورن اپنے فلسفہ ہمہ از اوست کے لیے ان تمام فلسفیوں کا مرہون منت ہے جنھوں نے اس کے فلسفہ "ہمہ از اوست" کی تشکیل میں اس کو مدد دی۔ ان میں افلاطون، سری جائیو، شیلنگ، پرس، اقبال، برڈیو اور ویز شامل ہیں۔ لیکن وہ وائٹ ہیڈ کے فلسفے کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وائٹ ہیڈ کی کتاب بعنوان "فلسفیانہ تصور خدا پر تنقید" پر تنقید کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ اتنی عظیم فکر پر اپنے احساسات کا اظہار کیے بنا رہنا ناممکن ہے، اور یہ کہ فلسفیانہ الہیات پر شاید ہی بہتر مقالہ لکھا جا سکے۔ اس نے الہیات اور "ہمہ اوست" کے برعکس "ہمہ از اوست" کا فلسفہ تشکیل دیا۔ اس کے نزدیک پانچ بڑے سوالات خدا کے متعلق اٹھائے جا سکتے ہیں:-

(1) کیا ذات خداوندی ابدیت کی حامل ہے۔

(2) کیا اس کی حقیقت زمان سے وابستہ ہے۔

(3) کیا وہ شعور ہے۔

(4) کیا وہ دنیا کا علم رکھتا ہے۔

(5) کیا وہ کائنات پر انحصار کرتا ہے۔

ہارٹ شورن کے پہلے سوال کا پہلا جواب یہ ہے کہ اپنی ذات کے چند ایک پہلوؤں میں خدا ابدیت کا حامل ہے اور تغیر کا متحمل نہیں، مثلاً" یہ کہ پیدائش اور موت کے اعتبار سے ابد سے ابد اس کی ذات کی کمی اور بیشی کی متحمل نہیں۔ لیکن اپنی ذات کے چند ایک پہلوؤں میں کمی اور بیشی کا متحمل ہے اور ان میں تغیر پر بھی فی نفسہ غالب ہے۔ وہ کائنات کی ہر بات پر خبیر ہے۔ تیسرا یہ کہ وہ شعور رکھتا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اپنی ذات کا بھی شعور رکھتا ہے۔ وہ عقل کل اور کائنات کی ہر بات پر خبیر ہے۔ خدا کائنات کی ہر چیز پر مکمل حاوی ہے، یعنی یہ کہ وہ اعلیٰ ترین ابدی زمانی شعور ہے جو کل کائنات پر حاوی ہے۔ خدا کا یہ تصور نہ صرف ان بنیادی قدروں کا متحمل ہو

سکتا ہے جن کا تقاضا مذہب نے کیا' بلکہ یہ اس بنیادی منطقی تجزیے کا متحمل ہو سکتا ہے جس کے لیے تجربی اعتراف جدید سائنس نے مہیا کیا۔

مغربی فلسفے کی تاریخ نے ہارٹ شورن کے نظریے کے خلاف آٹھ نقطہ ہائے نظر پیش کیے :

1- اول یہ کہ ذات خداوندی گویا ایک ابدی شعور ہے جو نہ تو دنیا کو جانتا ہے اور نہ ہی دنیا پر اشتمال کرتا ہے' جیسا کہ ارسطو کی دینیات سے واضح ہے۔

2- ثانیاً" یہ کہ ذات خداوندی ایک ایسا ابدی شعور ہے کہ جو کائنات کو جانتا ہے' لیکن اسے اپنی ذات سے خارج کرتا ہے جیسا کہ لائبنیز اور اینسلم کے فلسفہ سے ظاہر ہے۔

3- خدا علم و شعور کی دسترس سے باہر ہے جیسا کہ پلاٹینس کے نظریہ صدور و ظہور سے ظاہر ہے۔

4- ذات خداوندی ایک ابدی شعور ہے جو دنیا کو جانتا ہے' اور اس میں شامل ہے۔ (سپائینوزا اور رائس)

5- خدا ایک ابدی زمانی شعور ہے جو اگرچہ جانتا ہے' لیکن دنیا کو اپنی ذات میں شامل نہیں کرتا' جیسا کہ فاسٹس اور لیکوائر کا نقطہ نظر ہے۔

6- ایسا ابدی زمانی شعور جو دنیا سے قدرے خارج ہے۔

7- کلیتہ" زمانی یا ناگہانی ظہور شعور ہے۔ (الیگزانڈر کا نقطہ نظر)۔

8- ذات خداوندی زمانی تو ہے' لیکن لاشعوری ہے۔ (ہنری نیلسن)

ہارٹ شورن کا تصور خدا ایسے محمولات سے عبارت ہے جیسے ابدیت اور علم بسیط' جو زمان اور کائنات یعنی مکان کو اپنی ذات میں شامل کرتا ہے۔ یہ خدا کا ایک نہایت ہی واضح تصور ہے' لیکن اس طرح ذات خداوندی دو متضاد پہلوؤں سے عبارت ہو جاتی ہے۔ ایک یہ کہ وہ مطلق ہے' اور اس کی ذات میں میں تغیر ممکن نہیں۔ دوسرا یہ کہ وہ اضافی ہے' اور قابل تغیر بھی۔ اور یہ امتیاز وائٹ کے "خدا" کی اور اولین اور ذیلی فطرت سے عبارت ہے۔ ہارٹ شورن کے نزدیک الوہیت وجدانی اضافت ہے۔ اس نظریئے کے مطابق "ہمہ از اوست" گویا ماتحتی اضافت ہے' اور خدا ایک مرکب اکائی جس کو ایک کیفیت کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ ماتحتی اضافت کے مطابق وہ مختلف رشتوں میں تغیر اور تبدیلی کا حامل ہے' اور قدروں کے اعتبار سے خودمختار اور مطلق ہے۔ ایسا محسوس اسم جو اگرچہ مجرد کا انحصار کرتا ہے' لیکن مجرد سے سبقت لے جاتا ہے۔ نہ صرف کلی طور پر مطلق ہے' بلکہ اعلیٰ ترین اضافت ہے۔ اسی عظیم ترین اضافت کی وجہ سے ذات خداوندی ایک مجرد جوہر و اصل کی حامل ہے' اور اسی وجہ سے وہ حقیقی مطلق اور غیر متغیر ہے۔

ہارٹ شورن' خدا کے متعلق نظریات میں سے کسی نظریے کو ہم از اوستی نظریے کے مساوی نہیں سمجھتا۔ اس کے نزدیک ذات باری تعالیٰ ایک اعلیٰ ترین ابدی و زمانی حقیقت ہے۔ جو دنیائے عالم کا علم رکھتی ہے اور اس پر حاوی ہے۔ یہ الوہیت متعلقہ کی دو قطبی اضافت ہے۔ اس پر کوئی تعجب نہیں کہ الہیات کی تاریخ قدیم دینیت اور ہم اوستی نظریات کی حامل ہے جو خدا کو

وحدانیتی اور یک قطبی اصطلاحوں میں بیان کرتے ہیں۔

روایتی دینیت کا فلسفہ مطلقیت اور ماورائیت پر اصرار کرتا ہے اور کائنات خدا کے درمیان تخصیص قائم کر دیتا ہے اور یہ ضمانت دیتا ہے کہ وہ غیر متغیر ہے اور اس کی ذات میں کسی قسم کے جمود اور آرائش و زیبائش کو خارج کرتا ہے۔ فلسفہ "ہم اوست" خدا کو متغیر اشیاء کے مکمل نظام کے ساتھ عین کر دیتا ہے اور اس کی تمام مطلق' ماوراء اور خود مختار خصوصیات سے انکار کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ روایتی دینیت کا ایک ایسا نظریہ پیش کرتا ہے جس کے مطابق خداوند اعلیٰ ترین اور مکمل ترین ہونے سے قاصر ہے۔ کیونکہ "کون و مکان" خدا سے عظیم تر ہے۔ کیونکہ اس کا انحصار خدا اور کائنات دونوں پر ہے۔ اس طرح "ہم اوست" کا فلسفہ خدا کے اس جوہر کو سمجھنے سے قاصر ہے' جو اپنے کمال میں مطلق ہے اور تغیر کے نشیب و فراز سے آزاد ہے۔

ہم اوستی اور روایتی دینیت' متضاد خصوصیات کے ایک سلسلے پر یقین رکھتے ہیں' دوسرے گروپ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہارٹ شورن کے نزدیک دینیت اور ہم اوستی فلسفے کے درمیان مشترک عنصر یہ ہے' کہ وہ غیر مشروط تضادات کی بے انصاف فطرت پر یقین کر لیتے ہیں۔ اس طرح فلسفہ ہم اوست اور روایتی الٰہیات نے ایک مصنوعی معضلہ کو تخلیق تو کیا ہے کیونکہ دونوں کا مفروضہ یہ ہے کہ اعلیٰ ترین حقیقت کی طرف صرف اسی وقت اشارہ کیا جا سکتا ہے جب ایک امتیازی فرق کے قطب کو دوسرے قطب سے قطعاً" الگ کر دیا جائے۔ اس معضلہ سے اسی وقت نجات ممکن ہے جب ایک قطبیت کے اصول کو رد کر دیا جائے اور اس کی جگہ کثرت قطبین کو غصب کر دیا جائے۔ اس اصول پر "مارس کوہن" بھی یقین رکھتا ہے جس کے نزدیک بنیادی معکوسین و تخالفین ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں' اور خود مختار بھی۔

کثرت کا اصول ایک ایسی الٰہیات کی طرح اشارہ کرتا ہے جس میں تمام تضادات خدا کی ذات میں ہے کیونکہ اپنی حقیقت کے ایک پہلو میں وہ پیچیدہ ہے اور تمام موجودات کے ساتھ اشتمال رکھتا ہے۔ یہ ایک معکوس خصوصیت خدا کے وجود میں کسی مناسب تعلق سے داخل ہے۔

ہارٹ شورن کے نزدیک فلسفہ دو قطبیت "ہمہ اوست" اور "روایتی الٰہیات" سے ہم از اوست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ فلسفہ ہم از اوست کے مطابق خدا جبلی طور پر خلقی ہے۔ اور تغیر پذیر منفرد اکائیوں پر انحصار رکھتا ہے اور وہ ایک ہی وقت میں ابدی' مطلق اور مختار ہستی ہے ------اور دنیا سے ماوراء بھی۔

مزید برآں خدا ایک ذات ہے جو معاشرہ پسند بھی ہے۔ ایک ایسی ہستی جو مستقل طور پر تغیر کی حامل ہے' لیکن اس کے باوجود مطلق اور ابدی پہلو بھی رکھتی ہے۔ لیکن خدا کی ذات اور معاشرتی خو باہمی طور پر ایک دوسرے کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں' کیونکہ ایک "انا" سے مراد یہ ہے کہ وہ معاشرتی روابط کے ساتھ مشروط ہو۔ حکمت اور محبت وہ خصوصیات باری تعالیٰ ہیں۔ جو اسی وقت مفہوم پائیں گی جب وہ اپنی مخلوق کے ساتھ تعلق رکھے۔ روایتی مفروضہ کہ خدا علم رکھتا ہے اور اپنے بندوں کے ساتھ شفقت و محبت بھی لیکن وہ ان کے ساتھ کسی طرح متعلق نہیں' ایک

متناقض مفروضہ ہے۔ لیکن عام نقطہ نظر کے مطابق علم و محبت کے معروض جاننے والے اور محبت کرنے والے کو زیادہ متاثر کرتے ہیں۔ اور عام نقطہ نظر کہ خدا اپنی تخلیق سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ گویا یہ کہنے کے مترادف ہو گا کہ اسے اپنے بندوں کا علم یا خبر نہیں۔ علم رکھنا اور محبت کرنا ایک دوسرے کو شعار کر لیتا ہے۔ خدا جب اپنے بندوں کو جانتا ہے یا محبت کرتا ہے تو اس طرح وہ انھیں غیر معمولی طور پر شعار کر لیتا ہے۔ اپنے جوہر میں نہیں ----- بلکہ اپنی ہی مکمل ذات اور ہستی میں۔

یہاں ایک اور سنجیدہ مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا اپنے "کل" وجود میں نامکمل ہستیوں کو شامل کرتا ہے تو وہ خود بھی نامکمل ہے اور اس طرح عبادت کے لائق نہیں' اور یہ کہ تمام موجودات اس کی ذات سے خارج ہیں تو وہ ہستی جو ان کو شامل کرے گی' وہ اس سے زیادہ عظیم ہو گی ----- یوں وہ اعلیٰ ترین اور ارفع ترین نہیں رہے گا۔ چنانچہ ہارٹ شورن یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ وہ نہایت اثر آفرین اور جدید ترین ہے۔ وہ ایک مکمل ذات ہے جس پر اپنی ذات کے سوا کوئی سبقت نہیں لے جا سکتا۔ وہ بے مثال ہے۔ اس کا بے مثال ہونا ناممکن نہیں۔ سبقت لے جانا' یہ ہے کہ جس قدر بھی کائنات ہے' اسے آغوش کر لیا جائے تاکہ اس کی ذات میں کمی کوئی نہ ہو' تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس قدر "قدر" مستقبل میں وجود پائے' خدا کی ذات اس کی ہم آغوش ہو گی۔ خدا تغیر پذیر ہے' ان مجرد پہلوؤں میں نہیں جو ابدی ہیں' بلکہ ان پہلوؤں میں جو دوسری اشیاء اور انیتوں کے ساتھ متعلق ہیں۔ یہاں پر حکمت کی خصوصیت خدا کی "دو قطبیت" کو روشن کرتی ہے۔ بنیادی طور پر حکمت' ابدیت کی حامل ہے۔ خدا ہر چیز کو جانتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے' یہاں تک بھی کہ اس کا علم' ماضی' حال اور مستقبل تک بسیط ہے لیکن اس کے علاوہ وہ مطلقاً" حکیم بھی ہے۔ ہارٹ شورن کے نظریے کے مطابق خدا کا ایک متعلقہ اور تغیر پذیر پہلو بھی ہے' یعنی اگرچہ وہ مطلقاً" حکیم ہے' لیکن اس کا علم ہر آن تغیر پذیر ہے۔ نئے واقعات ہر لحہ صادر ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے خدا کا علم ان پر امر واقع کے طور پر گرفت نہیں کرتا کیونکہ اگر آپ اس طرح سمجھیں تو گویا ان کو جھٹلا رہے ہیں۔ خدا ان کو ممکنات کے طور پر نہیں جانتا لیکن ممکنات کے طور پر وہ غیر متعین متبادلوں کے درمیان انتخاب کے غیر معین دائرے میں اپنا وجود رکھتے ہیں۔ کوئی امکان حتمی نہیں جب تک کہ اسے حقیقت نہ بنا لیا جائے اور زیبائی کی مادی روش رفتار حالات ہے۔ چنانچہ خدا اگرچہ مطلقاً" اور ابدی حکمت رکھتا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا' جب تک کہ وہ رد نہ جائے۔ اس لیے اس کی حکمت کا ایک ابدی اور مطلق پہلو ہے' اور دوسرا زمانی پہلو ہے۔ جو کچھ حکمت کے لیے درست ہے' وہی دوسری خوبیوں کے لیے بھی درست ہے۔ چنانچہ یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ خدا اگرچہ مکمل ترین ہستی ہے' لیکن متغیر بھی ہے۔